

ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

محمد مرٹھ یوک پکتھال کی علمی و قرآنی خدمات

مرٹھ یوک پکتھال (Marmaduke Pickthall) 1875ء میں لندن کے ایک عیسائی پادری ولیم پکتھال کے ہاں پیدا ہوئے، انہوں نے اپنی زندگی کے ابتدائی ایام سفک (Suffolk) کے دیہی علاقے میں گزارے۔ وہ علاقے کے معروف پرائیویٹ اسکول (Harrow) میں نیشن چرچل کے ہم عصر تھے۔ ان کو ابتداء ہی سے فوج یا فارن سروس میں جانے کا شوق تھا، سفک میں قیام کے فارغ دنوں میں پکتھال نے عرب دنیا اور ترکی کا بڑا جامع اور مطالعاتی دورہ کیا۔ اور اسلام کا بڑے قریب سے مطالعہ کیا۔

۱۹۱۷ء مرٹھ یوک پکتھال نے اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اور جلد ہی وہ برطانوی مسلم رہنما کے طور پر منظر عام پر آ گئے۔ ۱۹۱۹ء میں محمد مرٹھ یوک پکتھال لندن کے ایک ادارے Islamic Information Bureau سے منسلک ہو گئے، جہاں دیگر اشاعتی مواد کے علاوہ ہفت روزہ رسالہ Muslim Outlook بھی شائع ہوتا تھا۔ محمد مرٹھ یوک پکتھال اس رسالے میں ترکی کی خلافت عثمانیہ کے حق اور اس کے دفاع میں مضامین لکھتے تھے، دراصل جس وقت پکتھال نے اسلام قبول کیا دوسری عالمگیر جنگ ختم ہو چکی تھی اور ترکی شکست کھا چکا تھا اور ترکی کی خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہو چکا تھا، ان تمام واقعات کا پکتھال کے دل و دماغ پر گہرا اثر تھا۔ اور وہ خلافت عثمانیہ کے ختم ہونے پر بڑے دل رفته تھے۔ اس عرصہ میں پکتھال کی تحریروں کی شہرت انگلینڈ سے نکل کر برصغیر تک پہنچ چکی تھی، اسی دوران آپ ہندوستان تشریف لے گئے، اور بمبئی پہنچ کر Bombay Chronicle کی ادارت سنبھال لی۔ ۱۹۲۵ء میں محمد مرٹھ یوک پکتھال کو نظام آف حیدر آباد دکن کی طرف سے ایک اسکول کی پرنسپل شپ کی پیش کش ہوئی، جسے پکتھال نے فوراً قبول کر لیا اور اسکول کے پرنسپل ہو کر حیدر آباد چلے آئے۔ حیدر آباد کی اس وقت آبادی چار لاکھ نفوس پر مشتمل تھی اور پوری ریاست کی آبادی بارہ ملین افراد پر مشتمل تھی۔ حیدر آباد دکن کا حکمران خاندان مسلمان تھا تاہم ریاست کی اکثریتی آبادی غیر مسلموں کی تھی۔

نظام دکن، میر عثمان علی خان ۱۹۱۱ء سے ریاست کے حکمران تھے اور وہ اسلامی وظائف اور عرب خاص طور پر یمن کے صوبہ حضرموت کے عربوں کے سرپرست اعلیٰ تھے۔ وہ ایک مخیر، فیض رساں، کریم النفس اور مطلق العنان حاکم تھے، انہوں نے اپنی رعایا کی وفاداری کا صحیح بظاہر اٹھایا، انہوں نے مختلف اعلیٰ سرکاری ملازمین کا انتخاب نہ صرف متحدہ ہندوستان سے بلکہ غیر ممالک سے بھی کیا تھا، پکتھال کے الفاظ میں 'حیدر آباد تمام مسلمانوں کا دارالخلافہ تھا'۔

نظام خود بھی اردو اور فارسی کا قادر الکلام شاعر تھا اس نے حیدر آباد کو ہندوستان کا اسلامی تہذیب و تمدن کا مرکز بنادیا تھا۔ حیدر آباد میں پکتھال نے اسلامی رواداری اور وضع داری کے نمونہ کو بہت قریب سے دیکھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پکتھال کو میر عثمان علی خان کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور انہوں نے بہت سے اہم ریاستی معاملات میں نظام کی مدد بھی کی۔ اسی سال پکتھال کو سہ ماہی Islamic Culture میگزین کا ایڈیٹر مقرر کر دیا گیا جس کے سرپرست اعلیٰ خود نظام حیدر آباد تھے۔ اسلامک کلچر میگزین میں اس وقت کے بڑے بلند پایہ اسکالرز اور علماء مضامین لکھتے تھے۔ اس وقت کے نوجوان اور ابھرتے ہوئے اسکالرز جیسے ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور علامہ محمد اسد سابق (Leopold Weiss) بھی پکتھال کی سرپرستی میں اسلامک کلچر میں لکھتے رہے حیرت انگیز طور پر مذکورہ دونوں اسکالرز اپنی علمی و تحقیقی سرگرمیوں کی بناء پر معروف ہوئے۔ بیش بہا دینی تحقیقی کاموں کے علاوہ علامہ محمد اسد نے انگریز میں قرآن مجید کا ترجمہ جبکہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے فرانسیسی زبان میں قرآن کا ترجمہ کیا۔ محمد مرشد یوک پکتھال نے اسلامی علوم و فنون اور اسلامی ورثہ کے عظیم مرکز برصغیر کو تباہی سے بچانے کیلئے بڑی انتھک خدمات سرانجام دیں جسے برطانوی سامراجی سازشیں تباہ کرنے کی ہر ممکن کوششیں کر رہی تھیں اس کی ایک جھلک ان کی تحریر Muslims in India-An Overview میں دیکھی جاسکتی ہے۔

حیدر آباد میں قیام کے دوران پکتھال نے اشاعت اسلام اور فروغ دین کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو بڑی جاں فشانی اور تندہی سے پورا کیا۔ ۱۹۲۵ء میں مدارس کے مسلمانوں کی ایک کمیٹی نے پکتھال کو اسلام کے تہذیبی اور ثقافتی پہلو پر خطبات کی ایک مکمل سیریز پیش کرنے کے لئے مدعو کیا Madras Lectures on Islamic Committee مختلف مواقع پر بڑے بڑے علماء اور اسکالرز کو مدعو کر کے خطبات کا اہتمام کرتی تھی۔

پکتھال نے اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی ثقافت و تاریخ کے حوالے سے آٹھ معرکہ الاراء خطبات پیش کئے۔ یہ خطبات ۱۹۲۷ء میں شائع ہو چکے تھے بعد میں پاکستان اور ہندوستان کے مختلف ناشرین بھی اس مجموعہ کو Culture side of Islam کے نام سے چھاپتے رہے پکتھال نے ان لیکچرز میں اسلام کو ایسے اصلاحی انداز میں پیش کیا ہے کہ غیر مسلم حضرات بخوبی اسلام کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کے اعتراضات و اشکالات رفع ہو سکتے ہیں۔ موجودہ حالات میں تو ان کے پانچویں لیکچر Tolerance in Islam کی اشاعت کی شدید ضرورت ہے۔

محمد مرشد یوک پکتھال اپنے قیام ہندوستان کے دوران نہ صرف مختلف فورمز سے اسلامی موضوعات پر لیکچر کے لئے مدعو کئے جاتے بلکہ ہندوستان کی بڑی بڑی مساجد بھی خطبات جمعہ کے لئے ان کو مدعو کرتیں۔ قیام ہندوستان کے دوران انہوں نے اردو زبان بھی سیکھ لی تھی۔ پکتھال کو تحریک خلافت کی وجہ سے مولانا محمد علی جوہر کے ساتھ ایک خاص عقیدت تھی۔ ۱۹۲۰ء میں جب مولانا محمد علی جوہر لندن آئے تھے تو پکتھال نے ان کا پر جوش خیر مقدم کیا۔ پھر

۱۹۲۰ء ہی میں پکٹھال ”مبے کرانیکل“ کے ایڈیٹر بن کر ہندوستان آئے، نیز ان کے قیام حیدرآباد کے دوران بھی پکٹھال کا مولانا محمد علی جوہر کے ساتھ تعلق قائم رہا۔

محمد مرثیہ یوک پکٹھال کے علمی کارناموں میں ایک اہم علمی کام قرآن مجید فرقان حمید کی خدمت ہے اور یہ خدمت انہوں نے ترجمہ قرآن مجید کی شکل میں کی، انگریزی میں ترجمہ قرآن مجید کا خیال ان کے ذہن میں اسی وقت سے موجود تھا، جب انہوں نے اسلام قبول کیا تھا، انہوں نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن مجید پڑھے سمجھے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو، دینی تعلیم کے حصول کے ساتھ ساتھ ہی انہوں نے ترجمہ قرآن مجید پر کام کا آغاز کر دیا تھا۔ ۱۹۲۸ء میں پکٹھال نے ترجمہ قرآن کے کام کو یکسوئی سے کرنے کیلئے اپنے کام سے دو سال کی چھٹی لی۔ قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کے دوران پکٹھال نے برصغیر کے علماء یورپ میں موجود بعض مسلم زعماء اور مصر میں جامعۃ الازہر الشریف کے علماء سے مسلسل رابطہ رکھا اور ترجمہ کو درجہ استناد تک پہنچانے کے لئے ان سے مشورے لیتے رہے اور ترجمہ قرآن مکمل کرنے کے بعد آپ مصر تشریف لے گئے، جہاں آپ نے تین ماہ قیام کیا اور وہاں کے مسلم علماء سے اس ترجمہ قرآن کی منظوری حاصل کی۔

قیام مصر کے دوران ہی بعض مسلم زعماء نے پکٹھال کو یہ مشورہ دیا کہ وہ ترجمہ قرآن کی کوششوں سے باز رہیں اور علمائے مصر کو مشورہ اور منظوری میں شامل نہ کریں کیونکہ بادشاہ کے نزدیک قرآن مجید کا کسی زبان میں بھی ترجمہ کرنا گویا گناہ کبیرہ کے مترادف ہے اور وہ اس بات کو پسند نہیں کرتا اور علماء ازہر کا اس معاملہ میں تعاون کرنا ان علماء کے جامعہ ازہر سے اخراج کا اور پکٹھال کے مصر سے اخراج کا سبب بن سکتا ہے۔ بہر حال ان زعماء نے پکٹھال کے ساتھ تعاون جاری رکھا۔ قرآن مجید کے ساتھ پکٹھال کی عقیدت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ پکٹھال نے قرآن مجید از خود حفظ بھی کر لیا تھا۔ اور وہ اکثر قرآن مجید کے کلام اللہ اور معجزاتی کلام ہونے کا تذکرہ کرتے تھے، ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ مجھے اپنی مادری زبان انگریزی کا ایک پیرا گراف یاد کرتے ہوئے دشواری محسوس ہوتی ہے جبکہ میں قرآن مجید کے صفحات کے صفحات آسانی کے ساتھ زبانی یاد کر لیتا ہوں، ساتھ وہ اس آفاقی کتاب کو سیکھنے اور سمجھنے کی طرف بھی بہت زور دیتے۔ ۱۹۳۰ء میں پکٹھال کا انگریزی زبان میں ترجمہ قرآن Meaning of the Glorious Koran کے نام سے چھپ کر منظر عام پر آیا، بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہے کہ اس ترجمہ قرآن کی اشاعت میں نظام آف حیدرآباد کن میر عثمان علی خان نے خصوصی دل چسپی لی تھی اور زور رکھ کر صرف کیا تھا۔

محمد مرثیہ یوک پکٹھال کا یہ مؤقف تھا کہ قرآن مجید چونکہ کلام الہی ہے لہذا انسان کے لئے یہ محال ہے کہ وہ کلام اللہ کا ترجمہ کر سکے۔ ہاں البتہ یہ ضرور ہے کہ وہ اس کے مفہوم کے قریب پہنچ سکتا ہے، پکٹھال کا ترجمہ قرآن مجید کسی بھی انگلش اہل زبان مسلمان کا پہلا انگریزی ترجمہ ہے۔

یوں تو اب تک انگریزی زبان میں کافی تراجم قرآن میسر ہیں، لیکن انگریزی بولنے اور سمجھنے والے افراد خواہ وہ دنیا کے کسی خطے میں بستے ہوں، محمد مرشد یوک پکٹھال یا عبداللہ یوسف علی کے ترجمہ قرآن کو اولیت و فوقیت دیتے ہیں، اول الذکر ترجمہ کو دنیا بھر کے مختلف ناشرین اور مسلم آرگنائزیشن چھاپتی ہیں، جب کہ موخر الذکر ترجمہ مختلف ناشرین کے علاوہ الدراسة العامة للادارات البحوث العلمیة والافتاء والدعوة والارشاد مجمع خدام الحرمین الشریفین الملک فهد لطباعة المصحف الشریف“ سعودی عرب سے طبع ہو کر ساری دنیا میں موجود ہے۔ محمد مرشد یوک پکٹھال نے ان حضرات سے اتفاق نہیں کیا جو ”اللہ“ کا انگریزی ترجمہ "GOD" کرتے ہیں، انکا کہنا ہے کہ ”اللہ“ خدائے بزرگ و برتر کا ذاتی نام ہے۔ اللہ ہی ساری کائنات کا خالق اور رازق ہے، انہوں نے اسلامی موضوعات پر انگریزی میں کام کرنے والوں سے اپیل کی کہ وہ اللہ کا ترجمہ GOD نہ کریں۔ یورپ اور مسلم امہ کی بڑی بڑی شخصیات کے پکٹھال اچھے الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

محمد مرشد یوک پکٹھال کے انگریزی میں ترجمہ قرآن کو دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا گیا جو کہ اس کے مقبول ہونے کی واضح دلیل ہے۔ بعض علماء کی جانب سے پکٹھال کے ترجمہ قرآن مجید پر تنقید بھی ہوئی اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان نے پکٹھال کے ترجمہ قرآن کا جائزہ لینے کے لئے علماء و اسکالرز کی ایک کمیٹی تشکیل دی۔ جائزہ رپورٹ میں پکٹھال کے ترجمہ قرآن پر مکمل اطمینان کا اظہار کیا گیا اور اس کو قابل اعتماد قرار دیا گیا۔ بعد میں پکٹھال کا ترجمہ قرآن ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد سے بھی شائع کیا گیا۔

اسلامک کلچر کے ایک اور ایڈیٹر اور معروف اسکالر علامہ محمد اسد نے بھی پکٹھال کے ترجمہ قرآن پر غیر اطمینانی کیفیت کا اظہار کیا گیا اور انہوں نے بھی انگریزی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ ایک اسکالر پروفیسر احمد علی نے بھی اپنے انگریزی ترجمہ قرآن میں پکٹھال کی بعض اغلاط کی نشاندہی کی ہے۔ واللہ اعلم ہمارے اکابر پکٹھال کے ترجمہ پر اعتماد کا اظہار کرتے ہیں معلم دروس القرآن کی دوسری جلد میں حضرت صوفی الحمید سواتی صاحب مدظلہ بھی پکٹھال کی قرآنی خدمات اور ترجمہ قرآن مجید کے معترف ہیں۔ پکٹھال ۱۹۳۵ء میں ساٹھ برس کے ہو چکے تھے۔

۱۹۳۵ء میں حیدر آباد دکن کی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد انگلینڈ واپس تشریف لے گئے اور ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء کو سینٹ آ یوس میں ان کا انتقال ہوا اور ۲۳ مئی کو woking کے قریب بروک وڈ، سرے کے مسلم قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ پکٹھال کے انتقال کے بعد عبداللہ یوسف علی کا انگریزی ترجمہ قرآن شائع ہوا۔

نوٹ: تقریب دستار بندی کی رپورٹ اور حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ کا تفصیل

خطاب آئین شاہ محمد علی صاحب مدظلہ (۱۰۱)..... © rasailojaraid.com